OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u1.1-12

غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی وسیاسی حقوق آئین پاکستان اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

Religious and political rights of minorities in constitution of Pakistan and Islamic teachings

Bilawal Hussain
Lecturer BBS University of Technology and skill development, khairpur mirs Sindh.
Email: bilawalmagsi@bbsutsd.edu.pk

Khawaja Arshid Ali
Islamic research scholar UoK.
Email: khawajaArshidAli@gmail.Com

Dr. Mussarat Malik
Senior Lecturer University of wah Cantt.
Email: mussaratmalik@yahoo.com

Received on: 01-10-2021 Accepted on: 02-11-2021

Abstract

Islam is the natural and universal religion that permits every creed of world to enjoy the freedom of their own religion, this is a religion which is for all human beings, free of religious boundaries allowing each of the theology, bent of minds, school of thoughts and people around the world. It is beauty of Islam, who cares especially for Non-Muslims as to fulfill their fundamental rights of their religion and society. Islam, the religion is a road map of life, wherein Pakistan, the home land of then Muslims of sub-continent, is found by Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah in the name of Islam. Muslims are the largest population in Pakistan living with non-Muslims side by side like Hindus, Budhs, Sikhs, Christians and others. The constitution of Pakistan guards the rights of the minorities in the fields of religio-socio-political rights in the society with greater importance. Religion and politics have immense role in human life, religion is a way to interact with creator and spiritual satisfaction, whereby politics is a way to interact and manage affairs of people ,In the Islam and constitution of Pakistan minorities are given religious freedom and protection. They may perform their religious customs, they may vote any one and they are given special seats in provincial as well as federal government. In this article diverse religious and political rights of minorities are brought into the lights of Islam and construction of Pakistan.

Keywords: Non-Muslims, Constitution, Religious freedom , Political seats , Affairs of people.

تعارف

اسلام ایک عالم گیر دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام شرف انسانیت کا علمبر دار دین ہے۔ ہر فرد سے حسن سلوک کی تعلیم دینے والے

دین میں کوئی ایسا اصول یا ضابطہ روا نہیں رکھا گیا جو شرف انسانیت کے منافی ہو۔ اسلام کے اخلاقی احکام ساری انسانیت کیلئے عام ہیں اس میں قوم ومذہب کی کوئی تخصیص نہیں، یہ اسلام ہی ہے جو نہ صرف اپنے ماننے والوں کے بنیادی حقوق کا محافظ ہے بلکہ غیر مسلموں کے ان کے جانی، مالی، مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کا بھی ضامن ہے، اسلام کی آمد سے پہلے معاشرے کا ہر طبقہ طاقت ور کے ظلم وستم کا شکار تھا اور اقلیتوں کے حقوق کا تو کوئی تصور ہی موجود نہ تھا، لیکن اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو بھی ان تمام حقوق کا مستحق قرار دیا گیا ہے، جن کا ایک مثالی معاشرے میں تصور کیا جاسکتا ہے۔

قیام امن اور انسانی حقوق کے فروغ میں حضور ﷺ کی طرز زندگی ہر قسم کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ مکہ میں دشمنوں کی طرف سے صعوبتیں ہوں یا ریاست مدینہ میں آپ بطور حکمران ہوں سب کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کی عظیم مثال قائم کی۔ ریاست مدینہ میں بنیادی حقوق کی فراہمی میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں کی گئی اور غیر مسلموں کو مذہبی وسماجی آزادی دی گئی۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی اپنی کتاب اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق وفرائض میں مشہور فرانسیسی دانشور گستاف لوبون کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''جن قرآنی آیات میں ہم نے ابھی ذکر کیا ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی یہود ونصاری کے ساتھ ہمدردی کس درجہ عظیم الشان تھی اور ان سے پہلے ظاہر ہونے والے ادیان خصوصا یہودیت ونصرانیت کے بانی اس طرح کے رواداری کے قائل نہ تھے۔''[1]

پاکستان بھی ایک اسلامی ریاست ہے اور اس میں بسنے والے اکثر مسلمان ہیں لیکن ایک تعداد غیر مسلموں کی بھی ہے، جن میں ہندو، عیسائی، سکھ، پارسی، یہودی، بہائی اور بدھوں کی ہے جنہوں نے تہ دل سے پاکستان کو تسلیم کیا اور پاکستان کیلئے اپنا تن، من اور دھن قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔

پاکستان اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے بہت سنجیدہ ہے، اس کے آئین میں اقلیتوں کے مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور تعلیمی حقوق کا ذکر کیا گیا ہے، بنیادی حقوق میں تحفظ اور مختلف شعبہ زندگی میں اقلیتوں کو آزادی دی گئی ہے، وہ آزادانہ اپنے زندگی کے تمام معاملات ورسومات ادا کر سکتے ہیں۔

ویسے تو زندگی کے کئی شعبے ہیں لیکن مذہب اور سیاست کو انسانی زندگی میں بہت بڑی اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے ، مذہب انسان کو روحانیت اور خدا سے تعلق کو مضبوط بناتی ہے اور سیاست انسان کو دوسرے انسانوں سے تعلق، ان کے انتظامی معاملات کو سنبھالنے اور ملکی ترقی وعروج کا نام ہے۔

غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی حقوق اسلامی تناظر میں

شریعت کی یہ حکمت عملی ہے کہ غیر مسلموں کو ان کے مذہب ومسلک پر برقرار رہنے کی پوری آزادی ہوگی۔ اسلامی مملکت ان کے عقیدہ وعبادت سے تعرض نہ کرے گی۔ اور کلام پاک میں ان کی الگ مذہبی حیثیت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ لكم دينكم ولي دين

ترجمہ: ’’ان غیر مسلموں سے کہہ دو کہ تمہارے لیے تمہارا دین ہے۔اور میرے لیے میرا دین۔‘‘[2]
اسلام میں خدائے واحد کی بندگی کی دعوت دی جاتی ہے لیکن دوسرے مذاہب کے لوگوں پر اپنے عقائد بدلنے اور اسلام قبول کرنے کے لیے دباؤ نہیں ڈالا جاتا، نہ کسی جبر واکراہ سے کام لینے کا حکم ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا لا إكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي
ترجمہ: ’’دین میں کوئی زبردستی نہیں بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔"[3]
اور یہی نکتہ ایک دوسری جگہ پر بھی موجود ہے، چنانچہ کلام پاک میں ہے :افانت تكره الناس حتی یکونوا مؤمنین
ترجمہ: "تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کروگے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں۔"[4] دعوت حق اور جبر واکراہ بالکل الگ حقیقتیں ہیں۔اسلام کے پیغام حق کے ابلاغ کا قرآن حکیم نے یوں بیان کیا: ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن إن ربك هو أعلم بمن ضل عن سبيله وهو أعلم بالمهتدينO
ترجمہ: "(اے رسول معظم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو بے شک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔"[5]
رسول پاک ﷺ کی مذہبی رواداری، حلم وتدبر اور صبر و تحمل واضح طور پر عیاں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی مشرکین مکہ، منافقین مدینہ، یہود ونصاریٰ اور عرب کے صحرا نشین بدوؤں کے درمیان بسر ہوئی اور آپ ﷺ نے مسلمانوں کو صبر واستقلال اور انصاف کی تعلیم دے کر انہیں سیاست کے اس بلند ترین مقام پر پہنچایا، جس سے آگے کا کوئی تصور بھی ممکن نہیں، آپ ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ مختلف معاہدے کیے تھے جن میں ان کو مذہبی وسماجی آزادی دی گئی۔ غیر مسلموں کی عبادتگاہوں کی حفاظت اور مذہبی شعائر کا خیال رکھا، مدینہ، ایلہ اور نجران کے غیر مسلموں سے ہونے والے معاہدات اس بیان کی خوبصورت مثالیں ہیں۔اہل نجران کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خط لکھا تھا اس میں یہ جملہ بھی درج تھا: ولنجران وحاشيتهم جوار الله و ذمة محمد النبي رسول الله علي انفسهم وملتهم و ارضهم و اموالهم و غائبهم و شاهدهم و بيعهم و صلواتهم لا يغيروا اسقفاعن اسقفيته ولا راهبا عن رهبانية ولا و اقفا عن و قفانيته وكل ما تحت ايديهم من قليل اوكثير.
ترجمہ: "نجران اور ان کے حلیفوں کو اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ حاصل ہے۔ان کی جانیں، ان کی شریعت، زمین، اموال، حاضر وغائب اشخاص، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے گرجاگھروں کی حفاظت کی جائے گی۔ کسی پادری کو اس کے مذہبی مرتبے، کسی راہب کو اس کی رہبانیت اور کسی صاحب منصب کو اس کے منصب سے ہٹایا نہیں جائے گا اور ان کی زیر ملکیت ہر چیز کی حفاظت کی جائے گی۔"[6]
مدینہ میں ہجرت سے پہلے یہودیوں اور انصار میں ہمیشہ اختلاف رہتا تھا اور وہ اختلاف اب بھی موجود تھا اور انصار کے دونوں قبیلے اوس وخزرج آپس میں لڑ کر بہت کمزور ہو چکے تھے۔یہودی ہمیشہ اس قسم کی تدبیروں اور شرارتوں میں لگے رہتے تھے کہ انصار کے یہ دونوں قبائل ہمیشہ

ٹکراتے رہیں اور کبھی بھی متحد نہ ہونے پائیں۔ان وجوہات کی بناپر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہودیوں اور مسلمانوں کے آئندہ تعلقات کے بارے میں ایک معاہدہ کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ دونوں فریق امن وسکون کے ساتھ رہیں اور آپس میں کوئی تصادم اور ٹکراؤنہ ہونے پائے۔اور اسی معاہدے میں آپ ﷺ نے چنانچہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انصار اور یہود کو بلا کر معاہدہ کی ایک دستاویز لکھوائی جس پر دونوں فریقوں کے دستخط ہو گئے۔

اس معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱)خون بہا(جان کے بدلے جو مال دیا جاتا ہے)اور فدیہ (قیدی کو چھڑانے کے بدلے جو رقم دی جاتی ہے) کا جو طریقہ پہلے سے چلا آتا تھا اب بھی وہ قائم رہے گا۔

(۲)یہودیوں کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی ان کے مذہبی رسوم میں کوئی دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔

(۳)یہودی اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ رکھیں گے۔

(۴)یہودی یا مسلمانوں کو کسی سے لڑائی پیش آئے گی تو ایک فریق دوسرے کی مدد کریگا۔

(۵)اگر مدینہ پر کوئی حملہ ہوگا تو دونوں فریق مل کر حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔[7]

مختلف ادوار میں گرجا گھر اور کلیسے اسلامی حکومت میں موجود رہے ہیں۔ کبھی بھی انہیں ادنی گزند تک نہیں پہنچائی گئی بلکہ حکومت نے ان کی حفاظت کی ہے اور غیر مسلموں کو ان میں عبادات کی انجام دہی کے لیے سہولیات فراہم کی ہیں۔[8]

اور ان کے ساتھ معاہدے کے توڑنے والوں کو سخت زجر وتوبیخ کی اور قیامت کے دن خود اس کے حق کیلئے کھڑا ہونے کی ترہیب فرمائی۔

حدیث پاک میں ہے:الا من ظلم معاهداوانتقصهاو كلفه فوق طاقته او اخذمن شيا بغير طيب نفس فاناحجيجه يوم القيامة.

ترجمہ:''سنو! جو کسی معاہد پر ظلم کریگااس کے حقوق میں کمی کرے گا،استطاعت سے زیادہ تکلیف دے گا، یا اس کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے گا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے احتجاج کروں گا۔''[9]

یہاں تک کہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات کے آخری لمحے تک ریاست میں بسنے والے اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ حالانکہ ایک اقلیتی فرقہ (مجوسی) کے ہی فرد کے ہاتھوں نے آپ کی شہادت ہوئی۔آپ نے مابعد خلیفہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا :اوصي الخليفة من بعدي بذمة الله و ذمة رسوله صلي الله عليه وآله وسلم أن يوفي لهم بعهدهم و أن يقاتل من ورائهم و أن لا يكلفوا فوق طاقتهم۔ترجمہ:''میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ میں آنے والوں (غیر مسلموں) کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان سے کیے گئے وعدے پورے کرے اور ان کی حفاظت کے لیے لڑے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ پابند نہ کرے۔''[10]

اسلام غیر مسلموں کے مذہبی اداروں کا بھی احترام سکھاتا ہے۔اور قتال کی ایک غرض محض ان شر پسند قوتوں کا خاتمہ قرار دیتا ہے۔جن کے

سبب مذہبی مراسم کی ادائیگی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوٰت و مسٰجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا

ترجمہ:"اور اگر نہ ہوتا دور کرنا اللہ کا بعض کو بعض سے۔البتہ ڈھائے جاتے خلوت خانے درویشوں کے اور عبادت خانے نصاریٰ کے اور عبادت خانے یہود کے اور مساجد، کہ لیا جاتا ہے بیچ ان کے نام اللہ کا بہت۔"[11]

پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم اپنی عبادت گاہوں میں اپنے طریقے کے مطابق عبادت کر سکتے ہیں اور اپنی زمین پر اپنی مرضی سے عبادت گاہ بنا سکتے ہیں، لیکن اسلامی ریاست کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ سرکاری خرچہ سے مندر بنائے، اسلام کی ساڑھے چودہ سو سال کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ اسلامی حکومت نے کوئی مندر یا گرجا گھر بنایا ہو۔البتہ ان کے عبادتگاہوں کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست پر لازم ہے اور یہاں تک کہ اسلام میں ان کہ معبودان باطل کو بھی برا اور گالی دینے سے منع کیا گیا ہے۔اس سے لوگوں کے اندر چپقلش پیدا ہوگی اور لوگ حق سے اور دور ہو جائینگے۔فرمان باری تعالیٰ ہے: و لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم ترجمہ:"(اے مسلمانوں) یہ اللہ کے علاوہ جن کو پکارتے ہیں انہیں گالی نہ دو، ورنہ یہ جہالت کی وجہ سے چڑ کر اللہ کو گالی دیں گے "[12]

اسلام میں نرمی کے ساتھ سمجھانے اور وعظ و نصیحت کی تلقین کی گئی ہے، دوران تبلیغ دین لڑنے یا سخت لہجے میں کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو تلقین کی گئی تھی کہ فرعون کو دعوت دین دیتے وقت نرم لہجے میں گفتگو کی جائے۔

قران میں حکم خداوندی ہے: فقولا له قولالینا ترجمہ:"تو اس سے نرم بات کہنا"[13]

اور اسی طرح کے نرمی کا حکم اہل کتاب کیلئے بھی وارد ہے۔کہ ان کے ساتھ دین کے معاملے میں لڑائی اور جھگڑا نہ کریں، نرمی اور حکمت عملی سے سمجھانے کی ترکیب کی جائے۔

قرآن میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے: و لا تجادلوا اھل الکتٰب الا بالتی ھی احسن ترجمہ:"اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر۔"[14]

دوسری جگہ نرمی اور احسن طریقے سے سمجھانے کے متعلق قرآن میں ہے: ادع الی سبیل ربك بالحکمة و الموعظة الحسنة و جادلھم بالتی ھی احسن ان ربك ھواعلم من ضل عن سبیله وھواعلم بالمھتدین

ترجمہ:"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔"[15]

اقلیتوں کے سیاسی حقوق اسلام کی نظر میں

اسلام میں چونکہ جمہوری نظام نہیں، بلکہ خلافت کا نظام ہے کہ اسلامی ریاست ایک نظریاتی اور اصولی ریاست ہوتی ہے، اس میں حاکم اعلیٰ اور

مقتدر مطلق اللہ کی ذات ہوتی ہے اور حکومت کی باگ دوڑ سنبھالنے ولا خلیفہ اللہ اور اس کے رسول کا نائب تصور کیا جاتا ہے، اس لئے اس خلیفہ کے لئے سب سے پہلی شرط مسلمان ہونا ہے اور غیر مسلم تو اسلام کو قبول نہیں کرتا، اسلام کسی کافر کو مسلمانوں پر حکومت کی اجازت نہیں دیتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و لن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلاً ترجمہ: "اور اللہ کافروں کے لیے مسلمانوں کے خلاف ہر گز کوئی سبیل نہیں بنائے گا۔"[16]

اللہ جل وعلا کا فرمان ہے: یٰآیہا الذین اٰمنوٓا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکمۚ-فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الاٰخرؕ-ذٰلك خیر و احسن تاویلاً ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔"[17]

اس آیت میں اللہ ورسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، مگر ان کی اطاعت کے لیے ضروری ہے کہ اس سے قرآن و سنت کے خلاف ورزی نہ لازم آتی ہو۔ اس لیے کہ اولی الامر کی اطاعت اللہ ورسول کی اطاعت کے تابع ہے۔ جبکہ آیت میں ہمارا محل استشہاد (اولی الامر منکمۚ) میں منکم ہے، یعنی ان کی اطاعت جو تم میں سے ہوں، یعنی مسلمان ہوں۔ لہذا مسلمانوں کے لیے غیر مسلموں کی اطاعت بر تسلیم ورضا جائز نہیں۔ لہذا مسلمانوں کا اپنے اوپر غیر مسلموں کو حاکمیت دینا، اور ان کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: یٰآیہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا-ودوا ما عنتمۚ-قد بدت البغضآء من افواہھم و ما تخفی صدورھم اکبرؕ-قد بینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون ترجمہ: "اے ایمان والو! غیروں کو راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کریں گے۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک (ان کا) بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیتیں بیان کر دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔"[18]

لہذا غیر مسلم پالیسی ساز اداروں، اور ان وزارتوں پر فائز نہیں ہو سکتے ہیں، جو اسلام کے نظام حکومت میں کلیدی حیثیت رکھتے ہوں، بقیہ تمام ملازمتوں اور عہدوں مثلاوہ عہدے جو کلیدی حیثیت نہیں رکھتے، جہاں قوانین بنانا نہ ہو بلکہ انتظام سنبھالنا مقصود ہو، جیسا کہ رسائل ومسائل میں ہے۔:

"اسلامی مملکت میں غیر مسلم گروہوں کو تمام مدنی حقوق (Civil Rights) مسلمانوں کی طرح حاصل ہوں گے مگر سیاسی حقوق (Political Rights) مسلمانوں کے برابر نہیں ہو سکے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں ریاست کے نظام کو چلانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور مسلمان اس بات پر مامور ہیں کہ جہاں بھی ان کو حکومت کے اختیارات حاصل ہوں وہاں وہ قرآن اور سنت کی تعلیمات کے مطابق حکومت کا نظام چلائیں۔ چونکہ غیر مسلم نہ قرآن وسنت کی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں اور نہ اس کی اسپرٹ کے مطابق ایمانداری سے کام

چلا سکتے ہیں اس لیے وہ اس ذمہ داری میں شریک نہیں کیے جا سکتے۔البتہ نظم ونسق میں ایسے عہدے ان کو دیے جا سکتے ہیں جن کا کام پالیسی بنانا نہ ہو۔"[19]

تاہم اگر کوئی وزارت ایسی ہو جس کا تعلق غیر مسلم سے ہو، مسلمانوں کے مابین کلیدی حیثیت کی نہ ہو، یا پھر اس کا تعلق براہ راست مسلمانوں سے نہ ہو تو ایسی وزارت پر غیر مسلم کو فائز کرنے کی گنجائش ہے۔چانچہ اس حوالے سے علامہ ابوالحسن علی بن محمد البغدادي المعروف الماوردي کی عبارت ملاحظہ ہو:ويجوز أن يكون هذا الوزير من أهل الذمة، وإن لم يجز أن يكون وزير التفويض منهم، ويكون الفرق بين هاتين الوزارتين بحسب الفرق بينهما في النظرين، وذاك من أربعة أوجه:أحدها: إنه يجوز لوزير التفويض مباشرة الحكم والنظر في المظالم؛ وليس ذلك لوزير التنفيذ.والثاني: إنه يجوز لوزير التفويض أن يستبد بتقليد الولاة وليس ذلك لوزير التنفيذ.والثالث: إنه يجوز لوزير التفويض أن ينفرد بتسيير الجيوش وتدبير الحروب، وليس ذلك لوزير التنفيذ.والرابع: إنه يجوز لوزير التفويض أن يتصرف في أموال بيت المال بقبض ما يستحق له، وبدفع ما يجب فيه، وليس ذلك لوزير التنفيذ، وليس فيما عدا هذه الأربعة ما يمنع أهل الذمة منها

ترجمہ:"ذمی وزیر بن سکتا ہے، مگر وزیر تفویض نہیں ہو سکتا۔ان دنوں (وزیر تفویض و تفیذ) کے مابین فرق ان کے عہدوں کے اختیارات میں فرق سے واضح ہو ہے۔چناچہ یہ فرق چار صورتوں سے واضح نمایاں ہو گا:(1) وزیر تفویض کو یہ حق حاصل ہے کہ بذات خود احکام نافذ کرے۔اور شکایات پر غور تصفیہ کرے، جبکہ یہ اختیارات وزیر تفیذ کو حاصل نہیں۔(2)وزیر تفویض کو سرکاری عہدے دار مقرر کرنے کا حق ہے، مگر وزیر تفیذ کو نہیں ہے۔(3)وزیر تفویض تمام جنگی انتظامات، لشکر کی تیاری خود کر سکتا ہے جبکہ وزیر تفیذ نہیں کر سکتا۔(4)وزیر تفویض کو بیت المال پر اختیار حاصل ہے وہ حکومتی مطالبہ وصول کرے اور جو کچھ حکومت پر واجب ہے اسے ادا کرے، جبکہ وزیر تفیذ کو یہ حق نہیں۔ان چار شرائط کے ت علاوہ کوئی اور شرط ایسی نہیں جو ذمیوں کو وزرات سے مانع ہو۔"[20]

اسی طرح علامہ شبلی نعمانی نے الفاروق میں "ذمی رعایا کے حقوق" کی بحث میں ذمیوں سے ملکی انتظامات میں مشورہ" کے ذیلی عنوان کے تحت لکھا ہے

"ایک بڑا حق جو رعایا کو حاصل ہو سکتا ہے کہ انتظامات ملکی میں ان کو حصہ دیا جائے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ ان انتظامات میں جن کا تعلق ذمیوں سے ہوتا تھا ذمیون کے مشورے، استصواب کے بغیر کام نہیں کرتے تھے۔عراق کا بندوبست جب پیش آیا تو عجمی رئیسوں کو بلا کر مال گذاری کے حالات دریافت کیے۔مصر میں جو انتظام کیا اس میں مقوقس سے اکثر رائے لی۔"[21]

تاریخ اسلام اس امر کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کی حکمرانی میں مختلف اقوام و ملل ماتحت رہے لیکن صدیوں محیط ان ادوار میں کبھی بھی اقلیتوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا گیا، مذہبی اور سماجی مکمل آزادی تھی ان کے عقیدہ وعبادت سے تعرض نہیں کیا جاتا تھا اور ان کو مختلف عہدے بھی دیے جاتے تھے۔

In Islamic state non-Muslims are not only treated with great tolerance but also given

highest administrative positions so that they might play their role for the development of the state. They are free to practice their religion and perform their religious obligations, build their worship places and educational institutions so that their children might be educated according to their faith or creed

ترجمہ: ''اسلامی ریاست میں غیر مسلم صرف نہ صرف عظیم رواداری کے ساتھ برتاؤ کئے جاتے تھے بلکہ اعلی انتظامی عہدے بھی ان کو دیے جاتے تھے تاکہ وہ ریاست کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں، وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنے مذہبی ذمہ داریوں کو انجام دینے، اپنی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کو تعمیر کرنے میں آزاد ہیں تاکہ ان کے بچوں کو ان کے عقائد کے مطابق تعلیم دی جا سکے۔''[22]

آئین پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی حقوق

پاکستان کا آئین پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو مکمل آزادی، سلامتی اور مساوات فراہم کرتا ہے۔ مذہبی بنیادوں پر کسی کے ساتھ کسی قسم کا امتیاز رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کوئی کسی کو جبرا اسلام قبول نہیں کروا سکتا، اپنا عقیدہ کسی اور پر مسلط نہیں کر سکتا اور نہ ہی رسومات و تقریبات ادا کرنے سے منع کر سکتا ہے۔، تمام سرکاری اداروں میں مذہبی تفریق کی ہرگز اجازت نہیں۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا طلبا کو ایسی تعلیم دینے کی ممانعت کرتا ہے جس کا ان کے مذہبی عقیدے سے تعلق نہ ہو۔ نصابی کتب میں اقلیتوں کو اسلامی تعلیم پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔، مذہب کی بنیاد پر کسی تعلیمی ادارے میں داخلہ لینے سے روکا نہ جائیگا، ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔

مذہبی آزادی اور ادارے قائم کرنا

Article 20 Freedom to profess religion and to manage religious institutions-Subject to law, public order and morality-

(a) every citizen shall have the right to profess, practice and propagate his religion; and

(b) every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions.

آرٹیکل ۲۰: قانون امن عامہ اور اخلاق کے تابع۔

الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور اسکی تبلیغ کرنے کا حق ہو گا اور

ب) ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر فرقے کو مذہبی ادارے قائم کرنے۔ برقرار اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔[23]

خصوصی ٹیکس سے برآت

Article 21: Safeguard against taxation for purposes of any particular religion-.

"No person shall be compelled to pay any special tax the proceeds of which are to be spent on the propagation or maintenance of any religion other than his own.

آرٹیکل ۲۱: کسی خاص مذہب کی اغراض کے لئے محصول لگانے سے تحفظ

کسی شخص کو ایسا خصوصی ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی

نشر واشاعت کا اس کی نگہداشت پر خرچ ہو۔[24]

مذہبی تعلیم کی آزادی

22. Safeguards as to educational institutions in respect of religion, etc.
(1) No person attending any educational institution shall be required to receive religious instruction, or take part in any religious ceremony, or attend religious worship, if such instruction, ceremony or worship relates to a religion other than his own.
(2) In respect of any religious institution, there shall be no discrimination against any community in the granting of exemption or concession in relation to taxation.
(3) Subject to law: (a) no religious community or denomination shall be prevented from providing religious instruction for pupils of that community or denomination in any educational institution maintained wholly by that community or denomination; and (b) No citizen shall be denied admission to any educational institution receiving aid from public revenues on the ground only of race, religion, caste or place of birth.
(4) Nothing in this Article shall prevent any public authority from making provision for the advancement of any socially or educationally backward class of citizens

آرٹیکل ۲۲: مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات

ا۔ کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم پانے والے کسی فرد کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے، یا کسی مذہبی تقریب میں حصہ لینے، یا مذہبی عبادت میں شرکت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا، اگر ایسی تعلیم، تقریب یا عبادت کا تعلق اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو۔

۲۔ کسی بھی مذہبی ادارے کے سلسلے میں محصول لگانے کے بابت استثنا یا رعایت منظور کرنے میں کسی بھی برادری کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہوگا۔

۳۔ قانون کے تابع: (الف) کسی مذہبی فرقے یا گروہ کو کسی تعلیمی ادارے میں جو کلی طور پر اس فرقے یا گروہ کے زیر اہتمام چلایا جاتا ہو، اس فرقے یا گروہ کے طلباء کو مذہبی تعلیم دینے کی ممانعت نہیں ہوگی۔ اور (ب) کسی بھی شہری کو صرف نسل، مذہب، ذات یا پیدائشی مقام کی بنیاد پر عوامی محصول سے امداد لینے والے کسی تعلیمی ادارے میں داخلے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ اس آرٹیکل میں کسی بھی طرح کے شہریوں کے معاشرتی یا تعلیمی طور پر پسماندہ طبقے کی ترقی کے لئے کسی عوامی اتھارٹی کو روکا نہیں جاسکے گا۔[25]

مخصوص اسلامی حد سے استثناء

Article:37 Promotion of social justice and eradication of social evils.-The State shall-
(h) prevent the consumption of alcoholic liquor otherwise than for medicinal and, in the case of non-Muslims, religious purposes

آرٹیکل ۳۷: معاشرتی انصاف کا فروغ اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ

(ح) نشہ آور مشروبات کے استعمال کی، سوائے اس کے کہ وہ طبّی امراض کے لیے یا غیر مسلموں کی صورت میں مذہبی اغراض کے لئے ہو، روک تھام کرے گی۔[26]

آئین پاکستان میں غیر مسلموں کو دیے گئے سیاسی حقوق

ہمارا مذہب اور آئین غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے، زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی کو محروم نہیں کرتا بلکہ ہر شعبہ زندگی میں ہدایت اور حقوق دیتا ہے۔ سیاست بھی زندگی کا حصہ ہے اور اس کے بغیر حقوق لینا مشکل ترین بن چکا ہے اس لئے سیاست ہر شہری کا بنیادی حق ہے، آئین پاکستان میں دوسرے حقوق کے ساتھ اقلیتوں کے سیاسی حقوق بھی واضح بیان کیے گئے ہیں جن میں ان کو ووٹ دینے کا حق، عمومی الیکشن لڑنے کا حق، ملازمتوں اور عہدوں کا حصول، صوبائی اور قومی اقلیتی کوٹہ کے تحت مخصوص نشستیں بھی شامل ہیں۔ درج ذیل دفعات میں اس کی صراحت موجود ہے۔

اقلیتوں کے عمومی وسیاسی حقوق کا تحفظ

Article 36: Protection of minorities-(P-16)
The State shall safeguard the legitimate rights and interests of minorities, including their due representation in the Federal and Provincial services.

آرٹیکل ۳۶: اقلیتوں کا تحفظ

مملکت اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کا، جن میں وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں ان کی مناسب نمائندگی شامل ہے، تحفظ کرے گی۔[27]

ووٹ اور نمائندگی کا حق

Article 51- National Assembly
(4) In addition to the number of seats referred to in clause (3), there shall be, in the National Assembly, ten seats reserved for non-Muslims -

آرٹیکل ۵۱: قومی اسمبلی

۴۔ شق (۳) میں محولہ نشستوں کی تعداد کے علاوہ قومی اسمبلی میں غیر مسلموں کے لئے دس نشستیں مختص کی جائیں گی۔[28]

Article 106-Constitution of provincial assemblies.
(1) each provincial assembly shall consist of general seats and seats reserved for women and non-Muslims as specified herein below:

آرٹیکل ۱۰۶: صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل

ہر صوبائی اسمبلی عام نشستوں اور خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں پر مشتمل ہوگی جس طرح کے ذیل میں صراحت کی گئی ہے۔[29]

	General Seats	Women	Non-Muslims	Total
Balochistan	51	11	3	65
Khyber	99	22	3	124

pakhtunkhwa				
Punjab	297	66	8	371
Sindh	130	29	9	168

نتائج

اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے، کوئی کسی کو جبرا اسلام قبول نہیں کرواسکتا اور نہ ہی رسومات وتقریبات ادا کرنے سے منع کر سکتا ہے۔ان کی عبادت گاہوں اور مذہبی رہنماؤں کی حفاظت کی جائے گی،البتہ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے سیاسی حقوق کی تصویر کچھ مختلف ہے چونکہ اسلام کے سیاسی نظام میں غیر مسلم کلیدی عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتے البتہ انتظامی اور غیر کلیدی عہدوں یا جن وزارتوں کا تعلق صرف اقلیتوں کے ساتھ ہو ان میں اقلیتوں کو گنجائش حاصل ہے اور مملکت پاکستان کے دستور میں صرف دو مناصب ایسے ہیں جن کے حامل کے لیے بھی مسلمان ہونا شرط ہے۔ایک صدر کا منصب اور دوسرا وزیر اعظم کا۔بقیہ وزارتوں اور کلیدی عہدوں میں اسلام کی شرط مذکور نہیں جو دستور پاکستان کی رو کے منافی ہے کیوں کہ دستور پاکستان کے مطابق کوئی بھی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بن سکتا۔

سفارشات

1۔ تعلیمی نصاب میں اقلیتوں کے حقوق وفرائض کو شامل کیا جائے تاکہ پڑھنے والوں کے اندر مذہبی رواداری اور احترام آدمیت جیسے اعلی اوصاف پیدا کیے جاسکے اور پاکستان ایک پر امن ریاست بن سکے۔

2۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے،اور اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے مذہبی وسیاسی حقوق کی حدبندی مقرر ہے لہذا افراط و تفریط سے کنارہ کش ہو کر غیر مسلم اقلیتوں کو اسلام کے قانون کے مطابق مذہبی وسیاسی حقوق دیے جائیں،بیرونی دباؤ میں آکر حقوق کی حدبندی سے تجاوز نہ کیا جائے اور مسلم اور اقلیتوں کے باہمی تحفظات کا احترام کیا جائے۔

3۔ غیر مسلم اقلیتی رہنماؤں اور عوام کو اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے ان کو ملنے والے حقوق سے آگاہ کیا جائے،ان کے خدشات اور شکوک وشبہات کو دور کیا جائے۔

4۔ علماء، خطباء اور سماجی رہنما لوگوں کو اقلیتوں کے حقوق سے آگاہ کریں اور صحافی حضرات پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے لوگوں میں احترام انسانیت کا شعور پیدا کرنے کی حاجت ہے۔

حوالہ جات

---

[1] القرضاوی، یوسف، ڈاکٹر، غیر المسلمین فی المجتمع الاسلامی،،، مترجم قیصر شہزاد، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، 2011، ص26

[2] القرآن الکریم 6:109

[3] ایضا 256:2

[4] ایضا99:10

[5] ایضا125:16

[6] ابویوسف، کتاب الخراج، تحقیق عبدالرؤف سعد، المکتبۃ الازھریہ للتراث، سن ندارد، ص85

[7] اعظمی، مفتی عبدالمصطفی، سیرت مصطفی، مکتبۃ المدینہ کراچی، ص189

[8] طاہر القادری، ڈاکٹر، اسلام میں اقلیتوں کے حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، ستمبر2006،، ص23، 22

[9] السجستانی، الامام ابی داؤد، سنن ابی داؤد، تحقیق محمد محی الدین عبدالحمید، مکتبہ العصریہ، بیروت، ج3، ص171، ح3052

[10] محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاري، دارالطوق النجاۃ، طبع اول422، ج2، ص103، ح1328

[11] القرآن الکریم40:22

[12] ایضا108:06

[13] ایضا44:20

[14] ایضا 46:29

[15] ایضا 125:16

[16] ایضا141:04

[17] ایضا 59:04

[18] ایضا118:03

[19] مودودی، سید ابوالاعلی، رسائل ومسائل،، اسلامک پبلیکیشنز لمٹڈ، سن ندارد، ج4، ص150

[20] الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد البغدادي، دارالحدیث، القاھرۃ، ج1، ص58

[21] شبلی نعمانی، الفاروق،، دارالاشاعت کراچی، 1991ع، ج2، ص282

[22] Imran Khalid and Maqbool Anwer, Minorities under Constitution(s) of Pakistan Journal of the Research Society of Pakistan (July – December, 2018))Volume No. 55, Issue No. 2 ,P-55,

[23] M. Mahmood, The constitution of Pakistan 1973, Alqanoon publishers, Lahore,P-11

[24] Ibid P-11

[25] Ibid P-11

[26] Ibid P-16-17

[27] Ibid P-16

[28] Ibid P-24

[29] Ibid P-56

References

1. Al-Qaradawi, Y. Wassaf, Dr.,G.I. Al-Muslimyn f al-Mujtama al-Islami, translated by Q.Sir Shahzad, Institute of Thaqiq-i-Qa'at-e-Islami , Islamabad, 2011, p. 26
2. Al-Qur'an al-Kareem 6:109
3. Ibid. 2: 256
4. Ibid 99:10
5. Ibid. 125:16

6. Abu Yusuf, Kitab al-Qur'an, Research by 'Abd al-Rauf Sa'd, al-Maktabat al-Azhariyya, al-Tarath, Sunnad, p.85.
7. Mufti Abdul Mustafa, Sirat Mustafa, Maktabatul Madina, Karachi, p. 189
8. Tahir al-Qadi, Doctor, Rights of Minorities in Islam, Minhaj-ul-Quran Publications, September 2006, pp.22, 23
9. Al-Jistani, Al-Imam Abi Dawud, Sunan Abi Dawood, Research by Muhammad Mohi-ud-Din Abdul Hamid, Maktaba al-Asriyya, Beirut, vol. 3, p. 171, p. 3052
10. Muhammad ibn Isma'il, al-Saheeh al-Bukhaari, Dar al-Touq al-Naja'ah, vol. 2, p. 103, p. 1328
11. Al-Qur'anal-Kareem 40:22
12. 108:06
13. Ibid 44:20
14. Ibid 46:29
15. Ibid. 125:16
16. Ibid 141:04
17. Ibid 59:04
18. Ibid 118:03
19. Maududi, Sayyid Abwala Ali, Magazines and Issues, Islamic Publications Limited, SunNadard, vol. 4, p.150
20. Al-Mawardi, Abu l-Hasan 'Ali ibn Muhammad al-Baghdadi, Dar al-Hadeeth, al-Qahrah, vol.1, p.58.
21. Shibli Nomani, Al-Farooq, Dar-ul-Prakashan, Karachi, 1991, vol. 2, p.282
22. Imran Khalid and Maqbool Anwer, Minorities under Constitution(s) of Pakistan Journal of the Research Society of Pakistan (July – December, 2018))Volume No. 55, Issue No. 2 ,P-55,
23. M. Mahmood, The constitution of Pakistan 1973, Alqanoon publishers, Lahore,P-11
24. Ibid P-11
25. Ibid P-11
26. Ibid P-16-17
27. Ibid P-16
28. Ibid P-24
29. Ibid P-56